غلام محمد خان نیازی
فیصل آباد (حال مقیم کینیڈا)

ماسٹر تاج الدین انصاری رحمہ اللہ

اس میں کوئی شک نہیں کہ مجلس احرار اسلام کا ہر رہنما اور کارکن اپنی ذات میں مکمل تاریخ اور قربانی وایثار کا مرقع ہے لیکن بعض ایسے منفرد رہنما اور کارکن جماعت کی تاریخ میں نظر آتے ہیں، جنہوں نے اپنی زندگی کے روز وشب اس کی آبیاری اور نصب العین کے حصول کے لیے نہ صرف وقف کیے بلکہ ابتلا کا دور رہا ہو یا عام حالات وہ ہمیشہ اس کی ترقی کے لیے کمر بستہ اور نثار نظر آتے ہیں۔ ان مخلص اور ایثار پیشہ حضرات میں جناب ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کا کردار اپنی بے لوث خدمات او رخوبیوں کی بنا پر اپنی مثال خود ہی رہا ہے۔

ماسٹر تاج الدین انصاریؒ لدھیانہ (مشرقی پنجاب انڈیا) میں پیدا ہوئے۔ تعلیم کے حصول کے بعد آپ اپنی ہوزری کی صنعت سے منسلک ہوگئے۔ آپ اس کے ماہر اور ماسٹر تھے۔ مجلس احرار اسلام میں شمولیت سے پہلے آپ اس کاروبار میں نہایت خوشحال زندگی بسر کرتے تھے۔ لیکن جماعت میں شرکت کے بعد زیادہ وقت جماعتی سرگرمیوں میں صَرف کرنے لگے تو کاروبار کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ جس سے سابقہ معاشی حالت تو برقرار نہ رہی تاہم بعد میں درویشانہ زندگی پر ہی قناعت کر کے ہمہ وقت جماعت کی ترقی اور سرگرمیوں میں مصروف رہے۔ چودھری افضل حق مرحومؒ کی وفات کے بعد مجلس احرار کے مرکزی دفتر لاہور میں اقامت رکھی اور تقسیم ملک کے بعد یا تو مرکزی صدر رہے یا جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر فائز رہے۔ آپ نے اپنی باقی زندگی اُسی دفتر میں بسر کی اور آخر کار آپ کا جنازہ بھی اسی مرکزی دفتر ہی سے اٹھا۔

ماسٹر تاج الدین انصاریؒ نہایت میٹھے اور دھیمے مزاج کے رہنما تھے۔ انہوں نے اپنی تمام سیاسی زندگی میں کبھی جذباتی انداز اختیار نہیں کیا۔ مسئلہ یا معاملہ چاہے کتنا ہی مشکل یا پیچیدہ کیوں نہ ہو۔ آپ اسے اپنے فطری اور میٹھے انداز سے حل کرنے کی کوشش کرتے جو کہ جماعت کے دیگر ممتاز رہنماؤں کے مقابلہ میں صرف آپ کا ہی حصہ تھا۔ آپ کی گفتگو جچی تلی، شیریں لہجہ سے مزیّن تھی۔ سادگی اور بے تکلف انداز آپ کے مزاج کا خصوصی حصہ تھا اور یہی سادگی او رصفائی آپ کے پسندیدہ کھدر کے لباس سے آشکارا تھی۔

ماسٹر تاج الدین انصاریؒ صاحبِ قلم اور قادر الکلام مقرر تھے۔ آپ مجلس احرار اسلام کے ترجمان اخبار روزنامہ ''آزاد'' کے مدیر رہے اور تقسیم ملک سے پہلے ہفت روزہ ''افضل'' سہارن پور میں بھی اُن کی خدمات اور کاوشیں شائع ہوتی رہیں۔ پاکستان بن جانے کے بعد بھی ملک کے چیدہ چیدہ جرائد خصوصاً روزنامہ ''آزاد''، روزنامہ ''نوائے پاکستان''، ہفت روزہ ''چٹان''، ہفت روزہ ''خدام الدین'' اور ہفت روزہ ''سیرت'' میں آپ کے مضامین اور بیانات صفحۂ قرطاس کی زینت بنتے رہے ہیں۔ راقم اس وقت سے آپ کی سحر انگیز شخصیت سے غائبانہ طور پر متاثر ہوا جب فسادات بنگال کے موقع پر مجلس احرار اسلام کے شعبۂ خدمت خلق کے انچارج کی حیثیت سے بنگال جا کر مخلصانہ طور پر کام کیا اور اس کی کارروائی ہفت روزہ ''افضل'' سہارن پور میں شائع ہوتی رہی۔ جس کے مطالعہ سے راقم کے دل میں آپ کی بے لوث شخصیت جاگزیں ہوئی۔ متحدہ بنگال میں اس وقت مجلس احرار اسلام ہند کی کوئی نمایاں تنظیمی شاخ نہیں تھی لیکن ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کی خدمات سے بنگالی زعماء اور دانشور اتنے متاثر ہوئے کہ مجلس احرار اسلام کے نصب العین اور پروگرام کے قریب آگئے۔ آپ کے کردار اور گفتگو سے

متاثر ہوکر کئی بنگالی زعماء نے مجلس احرار اسلام کی سالانہ کانفرنس منعقدہ لاہور میں آکر شرکت کی اور جماعت کے رہنماؤں کو خراج تحسین پیش کیا۔ تقسیم ملک کے وقت آپ لدھیانہ کے مسلم کیمپ میں تب تک موجود رہے، جب تک تمام مسلمان روانہ نہ ہوئے۔ گو آپ اپنے اثر ورسوخ سے خود کیمپ میں موجود مسلمانوں سے پہلے ہجرت کر سکتے تھے لیکن آپ کی ملّی غیرت نے یہ گوارہ نہیں کیا اور جان ہتھیلی پر رکھ کر رات دن کیمپ میں بے بس اور بے کس مسلمانوں کی دیکھ بھال کو فرض اوّلین سمجھے رکھا۔ آپ کی خدمات سے متاثر ہوکر اس وقت لدھیانہ کے ڈپٹی کمشنر نے آپ کو تعریفی سند عطا کی۔ اس کیمپ کے حالات پر آپ نے ایک کتاب ''سرخ لکیر'' کے عنوان سے شائع کی۔ جس کے مضامین قسط وار روزنامہ ''آزاد میں بھی شائع ہوتے رہے۔ اب بھی یہ کتاب مختلف کتب فروشوں کے ہاں دستیاب ہے۔ مغربی پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں کے موقع پر احرار رضا کاروں کے ہمراہ برباد اور تباہ شدہ متاثرین کے مکانات کی تعمیر میں مدد فرمائی اور ضروری اشیاء کی فراہمی کی کوشش کرتے رہے ، جس کا اعتراف اس وقت کی صوبائی سکاؤٹ کمشنر پنجاب بیگم جی اے خان نے مختلف مواقع پر کیا اور ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات پر خراج تحسین کیا۔ ماسٹر تاج الدین انصاریؒ کی یہ خوبی رہی ہے کہ کوئی بھی مسلمان یا ادنیٰ سے ادنیٰ کارکن آپ سے رابطہ کرتا تو آپ اس کی مدد اور رہنمائی میں کبھی بھی دریغ نہیں کرتے تھے اور سائل کی تسلی کے لیے ممکن حد تک امداد اور رہنمائی فرمایا کرتے تھے۔

تقسیم ملک کے بعد مجلس احرار اسلام نے سیاسی پلیٹ فارم سے کنارہ کشی اختیار کر کے فتنۂ مرزائیت کی بیخ کنی اور تعاقب کو نصب العین بنا کر رات دن کوشاں رہی اور تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء میں قوم کی رہنمائی فرمائی۔ آخر کار ستمبر ۱۹۷۴ء میں مرزائیوں کو مسلمانوں کے متفقہ مطالبے کے مطابق آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ اس سلسلہ میں آپ کئی بار جیل بھی گئے اور قید وبند کی صعوبتوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ تحریکِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے موقع پر بعض غیر ذمہ دار افراد کے بیانات کے جواب میں آپ نے ''بیان صادق'' نامی کتابچہ تحریر فرمایا۔ اس سے منیر انکوائری کمیشن کو تحریکِ ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے صحیح حالات ، اسباب اور واقعات سے آگاہ کیا اور جماعت احرار کی پالیسی کو واضح کر کے منیر کمیشن کے سامنے حقیقی صورت حال بیان کی۔ ۱۹۵۳ء کی تحریک کے دوران جب آپ مارشل لاء کے تحت گرفتار ہوکر جیل چلے گئے تو پنجاب حکومت نے مجلس احرار اسلام کے مرکزی دفتر کو سربمہر کر دیا لیکن آپ کی عدم موجودگی میں آپ کی باہمت اہلیہ نے کوشش کر کے عدالتِ عالیہ کے ذریعے اسے واگذار کرایا۔ آپ صفائی کے نہایت دلدادہ تھے۔ اکثر خود اپنے ہاتھ سے دفتر احرار کی صفائی کرتے۔ تقریر اور تحریر آپ کا مشغلہ رہا۔ مختلف جرائد کے مدیر رہے اور ان میں جماعت کی پالیسی کو ہمیشہ مدنظر رکھا۔ آپ چوٹی کے مقرر تھے۔ سامعین کو اپنے منطقی طرز اور سادہ انداز سے متاثر کرنا آپ کی خصوصی خوبی تھی۔ آپ کے اس اندازِ خطابت سے کئی دیگر سیاسی اور مذہبی رہنما بھی قائل اور متاثر تھے جن میں خصوصاً مولانا کوثر نیازی مرحوم آپ کی طرز خطابت کو خوب سراہتے تھے۔ یکم مئی ۱۹۷۰ء کو دفتر احرار میں انتقال ہوا۔ آپ کی اولاد میں دو بیٹے صلاح الدین اور نظیر اکبر انصاری تھے۔

آپ کی سیاسی ، ملّی اور سماجی خدمات مجلس احرار اسلام کی تاریخ میں بے شک ایک درخشاں باب ہے جو کہ نئی نسل کے لیے بلاشبہ مشعلِ راہ سے کم نہیں۔ جب بھی آپ کی شخصیت اور کردار کی یاد آتی ہے تو بے اختیار کہنا پڑتا ہے۔ ؎

وہ لوگ تم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
ڈھونڈا تھا آسماں نے جنھیں خاک چھان کر